

رپورٹ: ایک ادبی شام  
فیض جہی کی تقریب اجراء  
تحریر: ساجدہ جا

بزم ادب برلن کے میز پر ڈاکٹر فقی عابدی کی تالیف کردہ کتاب ”فیض جہی“ کا شہین اجراء اور شاعر مشاعرے کا انعقاد ایک ستمبر شام ۶ بجے پلاس آؤٹ ریم میں ہوا۔

بزم ادب برلن کے نئے نئے سرور غزالی اس تقریب کی تقاسم فرما رہے تھے۔ مستر اور مستدر قوا تین حضرات ہال میں موجود تھے اور ڈاکٹر فقی عابدی کی آمد کے منتظر تھے۔ چاکسٹیک پر سرور غزالی کی آواز گونجی، معزز خواتین و حضرات! لہجے انتظار کا وقت تم ہوا، ہمارے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید فقی عابدی تشریف لائے۔ پچھلے ہیں اور اب پروگرام شروع ہوا چاہتا ہے۔ عابدی صاحب جب ہال میں داخل ہوئے تو تمام سامعین نے ان کا استقبال کیا۔ اسٹیج پر بزم ادب برلن کا میزبان گاہو اتفاقاً، فیض جہی ڈاکٹر فقی عابدی کی کتاب کے اجراء کا اعلان بھی نظر آ رہا تھا۔ اور تین مہمان خصوصی، ڈاکٹر فقی عابدی، شمس فریدی اور فیصل نواز چوہدری کے نام نظر آ رہے تھے۔

سرور غزالی نے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے ہندوستان سے تشریف لائے شمس فریدی کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ پھر ڈاکٹر فقی عابدی اور ماروے سے آئے مہمان فیصل نواز چوہدری، ڈی بی بی ایف آف ٹول (سفارت خانہ پاکستان، جرمنی) جناب مظہر جاوید، بزم ادب برلن کے صدر محترم جناب علی حیدر عابدی اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ سرور غزالی نے جلسہ کے آغاز پر اردو ادب میں اجتماع اور غیر جانب دار قاریوں کی کاد کر کرتے ہوئے کہا کہ فقی عابدی صاحب کی دریافت کے بعد اس کی کالز ہو گیا ہے۔

بزم ادب برلن کے صدر علی حیدر عابدی نے اپنے خطاب و صدارت میں ڈاکٹر فقی عابدی کی برلن دوبارہ تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان کی دعوت پر دوبارہ برلن تشریف لائے اس پر عظیم بزم ادب برلن ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ علی حیدر عابدی نے محقق، نقاد، مصنف، شاعر فقی عابدی کی علمی اور فنی کاوشوں پر تفصیلی روشنی ڈالا۔ اور اس کے ساتھ انہوں نے ہندوستان کے جانے پہچانے شاعر شمس فریدی کا بھی تعارف کرایا اور کہا کہ دوسرے دور کے پروگرام میں مشاعرہ ہے جسکی صدارت شمس فریدی صاحب کیے تھے۔ ماروے سے آنے اردو کے معروف افسانہ نگار کا تعارف کراتے ہوئے سرور غزالی نے انکو ڈانس پر آنے کی دعوت دی۔

انکی مختصر تقریر کے بعد شمس فریدی صاحب سے، سرور غزالی نے، جناب فقی عابدی صاحب کی خدمت میں بزم ادب برلن کی جانب سے پیش کردہ سپاس نامہ پڑھنے کی درخواست کی۔ سپاس نامہ میں اختصار کے ساتھ ڈاکٹر فقی عابدی کے ادبی اور علمی تحقیق اور تنقیدی کاوشوں کو جان طور پر جان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نامہ جلسہ نے ”فیض جہی“ کی رسم اجراء کے لئے پاکستان کے ڈی بی بی ایف آف کیشن، سفارت منامہ برلن، جناب مظہر جاوید صاحب سے درخواست کی۔ ”فیض جہی“ کی رسم اجراء کے بعد جناب مظہر جاوید صاحب نے ایک مختصر تقریر میں فیض کی شاعری پر روشنی ڈالا۔ اور ڈاکٹر فقی عابدی کو ان کی کتاب پر مبارکباد دیا۔

سرور غزالی نے ڈاکٹر فقی عابدی کو دعوت دی کہ وہ فیض کی شاعری پر ایک توسیعی لچھرویں۔ ڈاکٹر فقی عابدی نے فیض کی شاعری پر ایک مہمو

تقریر کی اور فیض کی شاعری میں کینس ہو، بلیم، بیک اور دروز اور تھ کے نمایاں رنگوں کو واضح کیا؛ ڈاکٹر صاحب کی تقریر، فیض کی شاعری پر تہمت اہم باتوں پر مبنی تھی انہوں نے بتلایا کہ فیض نے تہمت مختصر شاعری کی ہے، لیکن اردو ادب میں انکی گہری چھاپ ہے اور ہے کی۔ فیض کی شاعری کو انہوں نے روایتی شاعری کا نام دیا۔ پہلے دور کے آخر میں ستیا پال آئند صاحب کا تہمتی بیجا نام تمام ڈاکٹر آئی علیہی پڑھ کر ستلایا گیا۔

چائے کے وقفے کے بعد دوسرے دور میں شاعرے کا آغاز جناب شمس فریدی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ شاعرے کا آغاز سرد خزانہ نے اپنی آزاد نظم کن جلیوں سے کیا۔ اس کے بعد مزادیدہ شاعر محمد ارشد نے اپنا کلام بتلایا۔ اس کے بعد طاہرہ رباب نے اپنا کلام بتلایا انہیں ہمیرگ، وائیل، جانا تھا اس لئے ان سے شاعرے کے شروع میں ہی ان کا کام سن لیا گیا۔ ان کے بعد، سوخیا حق، شاہید ادا، ہریم ادب کے صدر علی حیدر، علی وفا، شکیل چغتائی، شہرت معین، سیماء اقبال، حیدرہ آئی علیہی، حقیقہ تننا اور عارف قوی نے بھی اپنا کلام بتلایا۔

شاعرے کے اختتام پر صدر مجمل جانب شمس فریدی نے اپنا کلام پیش کیا۔ ان کی غزل کے چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک چشمہ مراب تھا میں اور کچھ نہ تھا

مرا اس طرف اب تھا میں اور کچھ نہ تھا

آخر میں جنسوس مہمان ڈاکٹر آئی علیہی، شمس فریدی اور فیصل دواز چوہدری کو بھولوں کے گلہ سے پیش کئے گئے۔ سرد خزانہ نے انہوں کو تشکر پیش کرتے ہوئے تقریباً شب کے دس بجے سخن خرابی شاعرے کے اختتام کا اعلان کیا۔

تمام مہمان گرامی کو کھانا نے پر راجت دی گئی۔ جسکا اختتام شیرازی صاحب نے اپنے ریستوراں میں کیا تھا۔